حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے تھے

محمد نعمان نوشہری

(سرینگر کشمیر)

ادارہ تحقیقات اہل السنۃ والجماعۃ (الہند) دوسری کتب کی طرح اس کتاب کو بھی تحقیق وترتیب، مراجعت حوالہ جات نیز "مجلس تحقیقات" کی نظرثانی کے ساتھ شعبہ نشر واشاعت "مکتبہ صفدریہ دیوبند" کے توسط ومعاونت سے خوش خط کتابت، عمدہ ورق، بہترین طباعت سے مزین شائع کرواکر بالخصوص علماء وائمہ اور بالعموم عوام الناس کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

قارئین سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی دیکھیں جو بتقاضائے بشریت رہ گئی ہو تو امانۃً دیانۃً اصلاحاً ادارہ کو فوراً اطلاع دیں اس پر ادارہ آپ کا شکرگذار ہوگا، اور اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہوسکے۔ والسلام

ناظم اعلیٰ (مجلس تحقیقات اہل السنۃ والجماعۃ)

تفصیلات

نام کتاب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے تھے!

ترتیب: محمد نعمان نوشہری

کتابت وتزئین: ایم، ایس، اسلام گرافکس ممبئی

صفحات: ۸ (آٹھ)

سن طباعت باراول: رمضان ۱۴۴۴ھ اپریل ۲۰۲۳ء

تعداد اشاعت: ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

ناشر: جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ (جموں وکشمیر)

ملنے کے پتے

دارالعلوم نوشہرہ، سرینگر کشمیر

مکتبہ مظفر، مائسومہ، لال چوک سرینگر کشمیر

مکتبہ صدائے حق، لال چوک اسلام آباد کشمیر

مکتبہ تعلیم القرآن، شیخ پورہ، واتھورہ چاڑورہ کشمیر

مکتبہ ریاض الجنہ، مین مارکیٹ پلوامہ کشمیر

مدینہ بک شاپ، لورہ ٹنگمرگ کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارے میں اہل السنۃ والجماعۃ احناف کا دعویٰ:

نماز میں اپنے دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنے چاہیے۔

ہمارے دعوے میں تین چیزیں ہیں: [۱] دونوں ہاتھ [۲] نماز میں [۳] ناف کے نیچے۔

لہٰذا ہم دلیل بھی ایسی پیش کرتے ہیں جس میں تینوں چیزیں مذکور ہیں:

دلیل: عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوۃ تحت السرۃ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۳۲۰ حدیث نمبر ۳۹۵۹)

[ترجمہ]: حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔

سند کی تحقیق:

[۱] وکیع بن جراح الکوفی رحمۃ اللہ علیہ:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ما رأیت اوعی للعلم من وکیع ولا احفظ منہ۔ (تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۳۱۱)

نیز فرماتے ہیں:

کان وکیع حافظًا حافظًا، وکان احفظ من عبدالرحمن بن مھدی کثیرًا کثیرًا۔ (تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۳۱۱، ۳۱۲)

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ما رأیت احفظ من وکیع۔ (تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۳۱۳)

نیز فرماتے ہیں:

ثقۃ۔ (تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۳۱۳)

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كان ثقة، مامونًا، عاليًا، رفيع القدر، كثير الحديث، حجة۔

(تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۳۱۴)

امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كوفي، ثقة، عابد، صالح، اديب من حفاظ الحديث، وكان يفتي۔

(تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۳۱۴)

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كان حافظًا متقنًا۔ (تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۳۱۴)

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثقة، حافظ، عابد۔ (تقریب التہذیب: رقم ۲۴۱۴۷)

[۲] موسیٰ بن عمیر التمیمی العنبری الکوفی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثقة۔ (میزان الاعتدال: ج ۴ ص ۲۱۶۔ تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۱۸۵)

ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثقة۔ (میزان الاعتدال: ج ۴ ص ۲۱۶۔ تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۱۸۵)

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثقة۔ (تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۱۸۵)

امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثقة۔ (تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۱۸۵)

امام دولابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثقة۔ (تہذیب التہذیب: ج ۴ ص ۱۸۵)

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثقة۔ (تقریب التہذیب: رقم ۶۹۹۶)

[۳] علقمۃ بن وائل بن حجر الکوفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ صحیح مسلم کے راوی ہیں۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ثقات میں ذکر فرمایا ہے۔ (تہذیب التہذیب: ج ۳ ص ۱۴۲)

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثقة۔ (تہذیب التہذیب: ج ۳ ص ۱۴۲)

محدث قاسم بن قطلو بغا الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی بیان کردہ روایت کی سند کو جید قرار دے کر آپ کی توثیق فرمائی۔ (التعریف والاخبار بتخریج احادیث الاختیار: ج ۱ ص ۱۵۷)

نیز علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے والد محترم رضی اللہ عنہ سے سماع بھی ثابت ہے۔ دیکھیے:

(التاریخ الکبیر للبخاری: ج ۷ ص ۴۱۔ صحیح مسلم: رقم ۱۶۸۰۔ جامع الترمذی: رقم ۱۴۵۴۔ سنن نسائی: رقم ۱۰۵۵، ۴۷۲۸، ۴۷۲۹۔ حاشیہ الکاشف: تحت الرقم ۳۸۶۷۔ حاشیہ تقریب: تحت الرقم ۴۶۸۴۔ حاشیہ مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق محمد عوامہ: ج ۳ ص ۳۲۰)

[۴] وائل بن حجر الکوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (تقریب التہذیب: رقم ۷۳۹۳)

معلوم ہوا کہ یہ حدیث شریف سند کے اعتبار سے اعلیٰ درجے کی صحیح ہے۔ نیز اس سند کے تمام رواۃ کوفی ہیں اور کوفہ میں عملی تواتر بھی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ہے۔ یہ حدیث شریف صحیح سند سے مروی ہونے کے ساتھ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے بارے میں صریح بھی ہے۔

اس صحیح حدیث میں وہ تینوں چیزیں مذکور ہیں جن کا ہم نے دعویٰ کیا ہے۔

[۱] یمینه علی شماله (دونوں ہاتھ)،

[۲] فی الصلوٰۃ (نماز میں)،

[۳] تحت السرۃ (ناف کے نیچے)۔

ہمارا دعویٰ صحیح اور صریح مرفوع حدیث شریف سے ثابت ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس صحیح حدیث شریف کی سند پر تو غیر مقلدین کوئی اعتراض نہیں کر پائے البتہ چوں کہ

غیر مقلدین کو یہ صحیح حدیث شریف ماننی بھی نہیں کیوں کہ ماننے کی صورت میں ان کا اپنا دعویٰ اور مذہب باطل ہوجاتا ہے، لہٰذا یہ بہانا بنایا گیا کہ اس حدیث پاک میں تحت السرۃ (ناف کے نیچے) کا لفظ موجود نہیں ہے بلکہ بعد میں اس کا الحاق کیا گیا ہے۔ ناقدینِ احناف نے غیر مقلدین کے اس غلط اعتراض کے جہاں دیگر علمی اور تحقیقی جوابات دیے جو کہ مختلف کتب کے اوراق کی زینت بنے ہوئے ہیں وہاں یہ بھی بتایا کہ یہ حدیث شریف ثقہ محدث حافظ قاسم بن قطلو بغا رحمۃ اللہ علیہ نے نویں صدی ہجری میں اپنی کتاب "التعریف والاخبار بتخریج احادیث الاختیار" میں مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے مکمل سند اور تحت السرۃ کے لفظ کے ساتھ نقل فرمائی ہے اور اس کی سند کو جید بھی قرار دیا ہے جو کہ اس صحیح حدیث پاک میں لفظِ تحت السرۃ کے صحیح اور ثابت ہونے کی زبردست دلیل ہے۔

حافظ قاسم بن قطلو بغا رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قلتُ رواہ ابن ابی شیبۃ......قال: ثنا وکیع، عن موسیٰ بن عمیر عن علقمۃ بن وائل بن حجر، عن ابیہ قال: (رأیت رسول اللہ ﷺ وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلاۃ تحت السرۃ) وھذا سند جید۔ (التعریف: ج۱ ص۱۵۷)

خلاصہ کلام کہ مصنف ابن ابی شیبہ کی یہ حدیث شریف سنداً بھی صحیح ہے اور اس میں تحت السرۃ کا لفظ بھی بالکل صحیح اور ثابت ہے۔

[**نوٹ**]: الامام العلامہ المحدث الفقیہ الثقہ قاسم بن قطلو بغا الحنفی رحمۃ اللہ علیہ پر بعض الناس کے بے جا اعتراض اور اس کے علمی و تحقیقی جائزے کے لیے دیکھیے بندے کا رسالہ "**القول الوجیہ فی توثیق القاسم بن قطلو بغا الفقیہ**"۔

اب آیئے غیر مقلدین کے دعوے کی طرف غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھنے چاہیے۔

معلوم ہوا کہ ان کے دعوے میں بھی تین چیزیں ہیں:

(۱) دونوں ہاتھ (۲) نماز میں (۳) سینہ پر۔

لہٰذا ان کی دلیل بھی ایسی ہونی چاہیے جس میں یہ تینوں چیزیں موجود ہوں اور وہ دلیل بھی وزنی ہو۔

غیر مقلدین اپنے اس دعوے پر تین روایات پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک ابن خزیمہ سے، ایک مراسیل ابی داؤد سے اور ایک مسند احمد سے۔ ہم ترتیب وار ان روایات کی حقیقت خود اسی فرقے کے محقق صاحب سے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

۱) جو روایت ابن خزیمہ سے پیش کی جاتی ہے وہ حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ غیر مقلدین کے محقق و پیشوا جناب زبیر علی زئی صاحب خود ہی اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ دیکھیے ان کی کتاب: (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام: ص ۲۰)

۲) جو روایت مراسیل ابی داؤد سے پیش کی جاتی ہے وہ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ غیر مقلدین کے یہی محقق و پیشوا جناب زبیر علی زئی صاحب اس روایت کو بھی ضعیف قرار دیتے ہوئے یوں گویاں ہیں: ہمارے نزدیک یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھیے ان کی کتاب: (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام: ص ۲۴)

معلوم ہوا کہ ان دو روایات کے ضعیف ہونے پر ہمارا اور غیر مقلدین کا اتفاق ہے۔

۳) اب رہ گئی تیسری اور آخری روایت جو مسند احمد سے پیش کی جاتی ہے۔ وہ روایت حضرت ہلب طائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہم پہلے اس روایت کے وہی الفاظ نقل کرتے ہیں جو زبیر علی زئی صاحب نے نقل کیے ہیں تاکہ بات بالکل صاف ہو جائے۔

عن قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ قال رأیت النبی ﷺ ینصرف عن یمینہ و عن شمالہ و رأیتہ یضع ھذہ علی صدرہ۔

[ترجمہ از علی زئی]: ہلب الطائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (نماز سے فارغ ہو کر) دائیں اور بائیں (دونوں) طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے اور دیکھا ہے کہ

آپ یہ (ہاتھ) اپنے سینے پر رکھتے تھے۔ دیکھیے ان کی کتاب: (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام: ص ۱۴)

علی زئی صاحب اس روایت کو حسن قرار دیتے ہیں۔ دیکھیے ان کی یہی کتاب: (ص ۱۴)

معلوم ہوا کہ یہ روایت بھی غیر مقلدین کے نزدیک صحیح نہیں بلکہ حسن درجے کی ہے۔ اگرچہ اس روایت کے حسن ہونے کا دعویٰ بھی درست نہیں ہے مگر فی الحال قطع نظر اس بات سے کہ یہ روایت حسن بھی نہیں بلکہ یہ بھی ضعیف ہے سوال یہ ہے کہ اس حدیث شریف میں یہ کہاں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں دونوں دستِ پاک سینے پر رکھتے تھے؟ اس حدیث پاک میں سلام کا تذکرہ ہے اور اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا لہٰذا اگر غیر مقلدین اس حدیث پاک پر عمل کا دعویٰ کرتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ سلام کے وقت یا اس کے بعد سینے پر ہاتھ رکھا کریں، نماز کے اندر دونوں ہاتھ سینے پر رکھنے کے عمل پر اس حدیث شریف سے استدلال کرنا باطل اور مردود ہے جیسا کہ اس روایت کے متن سے بالکل ظاہر ہے۔

[لطیفہ]: زبیر علی زئی صاحب مسند احمد کی روایت کو حسن قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف اسی فرقے کے ایک اور محقق جناب داؤد ارشد صاحب بریلویوں کے ایک مسئلے کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس کے ثبوت میں ان کے پاس کوئی وزنی ثبوت تو کجا حسن درجہ کی روایت بھی نہیں ہے (دین الحق: ج ۲ ص ۷۴۳)۔ پتہ چلا کہ حسن درجے کی حدیث بھی غیر مقلدین کے محقق جناب داؤد ارشد صاحب کے یہاں کوئی وزنی دلیل شمار نہیں ہوتی۔

الغرض غیر مقلدین کے پاس اپنے عمل پر ایسی کوئی بھی صحیح حدیث موجود نہیں ہے جس سے ان کا عمل ثابت ہو سکے۔

اللہ پاک ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ کے مطابق نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

راقم الحروف: محمد نعمان نوشہری (سرینگر کشمیر)

تاریخ نوشت: ۲۱/ مارچ ۲۰۱۹ء بروز جمعرات